https://ataunnabi.blogspot.com/

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں

کرشن قادیانی کے بیانات ہذیانی

(حضرت مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری ؒ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نحمده ونصلی علیٰ رسوله الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

حامد: بھائی سعید احمد میں آپ کو ایک مشورہ دینے آیا ہوں اور چونکہ آپ میرے دوست ہیں۔اس لئے میں بزور آپ سے کہوں گا کہ اس پر عمل کریں۔

سعید: فرمایئے! اگر آپ کا مشورہ صحیح اور واجب العمل ہوگا مجھے اس پر عمل کرنے میں کبھی عذر نہ ہوگا۔

حامد: میں آپ کی باتیں سن کر اس نتیجہ پر تو پہنچ چکا ہوں کہ مرزائی جماعت خواہ لاہوری ہو یا قادیانی، مذہب اہل سنت سے علیحدہ جماعت ہے اور اس کو مسلمانان اسلام سے کوئی سروکار نہیں۔لیکن تہذیب بھی ایک چیز ہوتی ہے۔میں نے آپ کے منہ سے کئی بار سنا کہ آپ نے مرزا قادیانی آنجہانی کو کرشن اوتار کہا۔یہ اچھا نہیں۔ان کی اتنی اہانت نہ کیجئے۔بلکہ بین ثبوت ان کے کرشن نہ ہونے کا یہ ہے کہ میں نے قادیان میں گائے کا گوشت ہوتے دیکھا۔اس وہ کرشن ہوتے تو مثل کرشن جی کے گئور کھشا کرتے اور بن میں گائے چراتے۔بلکہ مجھے تو یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے حکومت سے درخواست کر کے گائے کے ذبح کی قادیان میں اجازت لی تھی۔پھر کوئی وجہ نہیں کہ مخالفت مذہبی کی وجہ سے انہیں برا کہتے کہتے یہاں تک اتر آئیں کہ کرشن اوتار کہنے لگیں۔

سعید: بھائی جان! ہنود کے اوتاروں میں رام اور کرشن ہی دو موحد ایسے گذرے ہیں جن کے متعلق ہم بھی برالفظ ان کی شان میں نہیں کہہ سکتے۔اس لئے کہ بعض صوفیاء کرام نے اپنے مشاہدات سے انہیں حضور ﷺ کے عشق میں فنا دیکھا ہے۔اس اعتبار سے اس میں اہانت مرزا قادیانی لازم نہیں آتی۔قطع نظر اس کے جب مرزا قادیانی خود ہی اپنے کرشن ہونے کا دعویٰ کر گئے ہوں تو پھر آپ کیا کہیں گے اور وہ دعویٰ بھی خدا کے الہام سے کیا گیا ہو تو پھر؟

حامد: آپ بھی زور میں آ کر جا ہے جو کچھ کہہ ڈالتے ہیں۔یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک شخص مسیح موعود بھی بنے اور اس کے ساتھ کرشن ۔نار بھی ہونے کا مدعی ہو اور پھر وہ دعویٰ بھی الہامی ہو۔سمجھ میں نہیں آتا کیا یہ بھی کسی جگہ لکھا ہے۔

سعید: جی ہاں! (لیکچر سیالکوٹ ص۳۲، خزائن ج۲۰ ص۲۲۸) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ ملاحظہ کیجئے: ''خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے۔ایسا ہی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں اور میں عرصہ بیس سال سے کچھ زیادہ برسوں سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں۔ ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہئے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔"

علاوہ برایں آپ تو اس کو مرزا قادیانی کی اہانت مانتے ہیں اور ان کے پیرو بھاشا زبان میں اشتہار دے دے کر ہندو جاتی کو مطلع کر رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوؤں کے سیوک ابوالبشیر مرزا، مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور کا یہ اشتہار ملاحظہ ہو۔ جس کا عنوان (ہندو جنتا اور اس کا کرتویہ) ہے۔ اس کے اخیر میں وہ بتاتے ہیں۔(۵) اے ہندو جاتی تو کرشن بھگوان کی محبت کا دعویٰ بھی کرتی ہے اور پھر تو اس کے کتھن کو بھول گئی ہے۔ کیا اس نے تجھے نہیں بتلایا تھا کہ جب کبھی دھرم کی ہانی ہوتی ہے اور ادھرمی زور ظلم کرتے ہیں تو اس وقت میں اپنی آتما کو پرگٹ کرتا ہوں۔ نیکوں کی رکھشا اور دھرم کی ستھاپن کے لئے سمہ سمہ پر شریر دھارن کرتا رہتا ہوں۔ (گیتا ادھیائے شلوک ۸/۷) پس میں بھگوان کرشن کے بھگتوں کے لئے ڈھنڈورہ دیتا ہوں کہ کرشن بھگوان نے اپنی پرتگیا انوساراسی بھارت ورش کی بیاس ندی کے تٹ پر اپنی آتما کو پرگٹ کر دیا ہے۔ پس ہندو جنتا کا کراتویہ ہے کہ کرشن قادیانی کے جھنڈے تلے اکترت ہو جائیں۔ جو کوئی شردھا سے اسے شرون کرا اپنا کرتویہ پالن کرے گا، پاپوں سے اوشیہ مکت ہو جائے گا۔ آپ کا سیوک ابوالبشیر مرزا۔

حامد: لاحول ولا قوۃ الا باللہ! میں نے تو آج یہ ٹھانی تھی کہ اگر آپ نے میرا مشورہ نہ مانا تو میں سمجھ لوں گا کہ آپ ضدی اور متعصب ہیں۔ مگر آپ کے پاس تو ہر چیز کا ثبوت ان کی خود تحریرات سے موجود ہے۔ اچھا یہ تو بتائیں کوئی ابو عمر عبدالعزیز ہیں۔ انہوں نے حقیقت مرزا ایک پمفلٹ نکالا ہے۔ اس میں وہ مرزا جی کے بیانات سے ان کی عمر میں گڑبڑ بتا رہے ہیں کیا یہ صحیح ہے۔

سعید: بالکل صحیح ہے۔ لیجئے میں آپ کو یہ تفصیل ان کی اصل عبارتوں سے بتائے دیتا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوں۔ (تریاق القلوب ص۱۱، خزائن ج۱۵ ص۱۵۲) میں ہے۔ مجھے مخاطب کر کے فرمایا: "ثمانین حولا اوقریبا من ذالك اوتزید علیه سنینا وتریٰ نسلا بعیدا" یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا اور یہ الہام تقریباً پینتیس برس سے ہو چکا ہے اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا اور (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۷، خزائن ج۲۱ ص۲۵۸) میں لکھتے ہیں۔ "میں خود اقرار کرتا ہوں کہ اس کو پیش گوئی مت سمجھو۔ اس کو بقول اپنے تمسخری سمجھ لو۔ اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پھر اسی ضمیمہ کے اسی صفحہ پر چھ سات سطر بعد لکھتے ہیں اور جو الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔" اور پھر اسی (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹۰) پر لکھتے ہیں۔ "میری عمر اس وقت تخمیناً ۶۷ سال کی ہے۔" عبارات منقولہ بالا سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ الہام میں عمر ۷۴ برس سے ۸۶ کے اندر اندر مرزا قادیانی بتا رہے ہیں۔

حامد: اچھا اب ذرا یہ بتائیں کہ مرزا قادیانی دنیا میں کب آئے۔

سعید: (کتاب البریہ ص۱۷۷، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷) میں اور (ریویو آف ریلیجنز بابت جون ۱۹۰۶ء کے ص۲۱۹) پر اور (اخبار بدر ۳۰؍اگست ۱۹۰۴ء ص۵) پر اور (الحکم ۲۱ و ۲۸؍مئی ۱۹۱۱ء ص۴ کالم نمبر۱) پر اور (حیات النبی ج۱ ص۴۹) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ "میری پیدائش سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔"

حامد: سکھوں کا آخری وقت کس سن میں ہوا؟

سعید: ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء سکھوں کا آخری وقت تھا۔

حامد: تو اس حساب سے مرزا قادیانی کی کل عمر ۶۰ سال ہوئی۔

سعید: آپ کیوں حساب لگاتے ہیں۔ مرزا قادیانی ہی سے پوچھئے وہی بتا رہے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص۹۳، ۹۴، خزائن ج۱۷ ص۲۵۲) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ "حضرت آدم علیہ السلام سے آنحضرت ﷺ کی وفات مبارک تک کل مدت ۴۷۳۹ سال ہے اور پھر (تحفہ گولڑویہ ص۹۵ حاشیہ) پر لکھتے ہیں۔ اس حساب کی رو سے میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے اور (اخبار الحکم ۶؍جنوری ۱۹۰۸ء ص۶) پر ہے۔ الف ششم ۱۲۷۰ھ میں ختم ہوا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حامد: تو اس حساب سے مرزا قادیانی کا سن ظہور یعنی پیدائش کا سال ۱۲۵۹ھ بنتا ہے۔

سعید: جی ہاں! (ریویو بابت ماہ مئی ۱۹۲۲ء ص ۱۰۴ ج ۲۱ ش ۵ ص ۱۴۹) پر بھی قریب یہی سنہ لکھا ہے۔ وھو ھذا!! "۱۲۶۰ھ سن پیدائش حضرت مسیح موعود۔"

اب مختلف بیانات عمر مرزا قادیانی کے متعلق ملاحظہ ہوں۔

۱...... (ریویو آف ریلیجز بابت ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۴۳، ج ۱۷ ش ۹) پر ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۸۳ سال ہوئی ہے۔

۲...... (ریویو ج ۱۷ نمبر ۹ ص ۳۴۱ ش ۹ ج ۱۷ ص ۳۴۱ ستمبر ۱۹۰۸ء) پر ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۸۰ سال ہوئی ہے۔

۳...... (ریویو ماہ نومبر ۱۹۲۶ء ص ۴۳۹) پر ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۷۸ سال ہوئی ہے۔

۴...... (ریویو ماہ اپریل ۱۹۲۴ء ج ۲۳ ش ۴ ص ۱۲۳ اپریل ۱۹۲۴ء) پر ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۷۶ برس ہوئی ہے۔

۵...... (تشحیذ الاذہان ج ۷ ش ۱ ص ۲۸۸، ماہ جون وجولائی ۱۹۰۸ء) پر ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۷۴ سال ہوئی ہے۔

۶...... کتاب (نورالدین ص ۱۷۱ سطر ۱۹) میں مرزا قادیانی کی بابت لکھا ہے کہ آپ نے ۶۹ سال کی عمر پائی۔

۷...... (رسالہ ریویو ج ۲۱ ش ۵ ص ۱۵۴، مئی ۱۹۲۲ء) پر لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی عمر ۶۶ سال میں ختم کی۔

۸...... (عسل مصفےٰ ج ۲ ص ۵۲۴) پر ہے کہ مرزا قادیانی کی عمر ۵۹ سال کی ہوئی۔

اور اصل تحقیق یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنی تحریر کے مطابق ۱۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۶ھ میں بغیر حج کئے مرے۔ تو اس حساب سے مرزا قادیانی کی عمر بموجب الہام مذکورہ نہ چوہتر برس کی ہوئی ہے نہ ۸۶ برس کی۔ بلکہ ۶۸ برس تک پہنچ کر ختم ہوگئی۔

حامد: کیا کہیں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ہوتا ہے۔

سعید: جی ہاں! لکھا ہے۔ براہین احمدیہ کے (ضمیمہ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵) پر ہے۔ "اور جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" اور متناقض اقوال تو میں آپ کو پہلے نمبروں میں خود مرزا قادیانی کی تحریر سے دکھا چکا ہوں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حامد: ازالہ اوہام مرزائیوں کی کوئی کتاب ہے۔

سعید: ہاں ہے۔

حامد: اس کے حصہ دوم میں ص ۶۰۲ کا ایک مفصل مضمون مرزا قادیانی کا ایک مرزائی نے مجھے دکھایا جس کے پڑھنے سے مجھے یہ اطمینان ہوگیا کہ وہ صحیح ہے۔

سعید: وہ کیا مضمون تھا۔ مجھے بھی تو سنایئے۔ لیجئے یہ ازالہ اوہام ہے اور وہ ہے جو مرزا قادیانی کی ابتدائی زمانہ ۱۳۰۸ھ میں ریاض ہند امرتسر کے ذریعہ کل سات سو چھوٹی تقطیع پر طبع ہوا تھا۔

حامد: ہاں اسی تقطیع کا میں نے دیکھا تھا اس کا ص ۶۰۲ نکالئے۔

سعید: یہ لیجئے۔

حامد: (ازالہ اوہام ص ۶۰۱، خزائن ج ۳ ص ۴۲۵) سے بحث شروع کی ہے۔ ''افسوس کہ بعض علماء جب دیکھتے ہیں کہ توفی کے معنی حقیقت میں وفات دینے کے ہیں تو پھر یہ دوسری تاویل پیش کرتے ہیں کہ آیت فلما توفیتنی میں جس توفی کا ذکر ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد واقع ہوگی۔ لیکن تعجب کہ وہ اس قدر تاویلات رکیکہ کرنے سے ذرا بھی شرم نہیں کرتے۔ وہ نہیں سوچتے کہ آیت فلما توفیتنی سے پہلے یہ آیت ہے۔ ''واذ قال اللّٰہ یعیسیٰ أانت قلت للناس '' اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اوّل اذ موجود ہے۔ جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس نے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا اور پھر ایسا ہی جو جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے۔ یعنی فلما توفیتنی ہے وہ بھی بصیغہ ماضی ہے۔ اس مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ ہمارے علماء جو اس کو دلیل میں پیش کرتے ہیں غلط ہے۔''

سعید: بھائی جان بے علمی بری بلا ہے۔ اوّل تو مرزا قادیانی کو قرآن ہی نہیں آتا۔ یا یوں کہیے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا جہاں ذکر آتا ہے مرزا قادیانی غصہ میں از خود رفتہ ایسے ہو جاتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں رہتا۔ قرآن کریم میں یہ آیت یوں نہیں ہے۔ جیسے مرزا قادیانی نے نقل کی ہے۔ بلکہ یوں ہے۔ ''واذ قال اللّٰہ یعیسیٰ بن مریم '' علاوہ اس کے چونکہ مرزا قادیانی پہلے بتاگئے ہیں کہ جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے تو ضروری ہے کہ اس کلام میں بھی مرزا قادیانی کے تناقض ہو۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۶، خزائن ج ۲۱ ص ۱۵۹) پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

''جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی پر بھی آ جاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جبکہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو۔ مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ونفخ فی الصور فاذاھم من الاجداث الیٰ ربھم ینسلون '' اور جیسا کہ فرماتا ہے: ''واذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم أانت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ '' (اسی طرح چند اور امثلہ قرآنی پیش کرتے کرتے ص ۷ تک آ کر آگے کہتے ہیں) اب معترض صاحب فرمائیں کہ کیا یہ قرآنی آیات ماضی کے صیغے ہیں یا مضارع کے۔ اگر ماضی کے صیغے ہیں تو ان کے معنی اس جگہ مضارع کے ہیں یا ماضی کے۔ جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر نہیں۔ بلکہ یہ تو قرآن شریف پر بھی حملہ ہو گیا۔ گویا وہ صرف نحو جو آپ کو معلوم ہے خدا کو معلوم نہیں۔ اسی وجہ سے خدا نے جابجا غلطیاں کھائیں اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھ دیا۔'' اب آپ فرمایئے کہ مرزا قادیانی جو ازالہ اوہام میں لکھ آئے ہیں۔ اسی صرف نحو سے لکھ آئے یا نہیں جس صرف ونحو کو معاذ اللہ خدا بھی نہ جانتا تھا اور مرزا قادیانی نے اپنی تحریر سے خود اقرار کیا یا نہیں کہ میں قرآن پر حملہ کر کے اپنا جھوٹا دعویٰ ثابت کرنا چاہتا ہوں۔

حامد: بھائی جان! اب مجھے اور کسی تحقیق کی ضرورت نہیں۔ اللہ آپ کے علم ومعلومات میں ترقی دے۔ خوب شافی جواب دیتے ہو۔

سعید: نہیں اور لیجئے! ازالہ اوہام میں تو کہہ آئے ہیں کہ یہ واقعہ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے أانت قلت کا سوال ہو چکا۔ مگر نصرۃ الحق دیباچہ ہے۔ (اس میں ص ۴۰، خزائن ج ۲۱ ص ۵۱) پر خوب اپنے کو کاذب مانا ہے۔ لکھتے ہیں ''اور قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دوبارہ ہرگز نہیں آئیں گے۔ جیسا کہ آیت فلما توفیتنی سے یہ دونوں مطلب ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس تمام آیت کے اوّل آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا میں ان کے حالات سے مطلع تھا اور گواہ تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ہی ان کے حالات سے واقف تھا۔ یعنی بعد وفات مجھے ان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے حالات سے کچھ بھی خبر نہیں۔" تو اب سمجھ لیجئے کہ ازالہ اوہام میں جب مطلب یوں معنی کرتے نہ بنا تو کہہ دیا کہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا اور یہاں نصرت الحق میں جب صحیح معنی کرنے میں مطلب بنا تو یہ کہہ دیا کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا اور ازالہ اوہام میں قال اور ان کے ماضی ہونے پر اتنا زور دیا کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے اور پھر براہین احمدیہ میں جب دیکھا کہ مجھ پر خصم کی چوٹ پڑتی ہے تو کہہ دیا کہ جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہو گی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی پر بھی آ جاتی ہے۔ جیسا کہ اول میں ساری عبارت آپ کو بتا چکا ہوں۔ فرمایئے یہ کیسا کلام الٰہی کی ترجمانی اور تفسیر میں تناقض ہے جو بقول مرزا قادیانی جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی جھوٹے آدمی ہوئے یا نہیں۔ اس کی وجہ بھی آپ سمجھ سکے کہ اس طرح متضاد مضامین مرزا قادیانی کیوں لکھ جاتے ہیں۔

حامد: مراق کی وجہ سے دماغ میں ضعف اور نسیان میں ترقی ہوئی ہو گی۔

سعید: خیر یہ وجہ تو ایسی ہے کہ اسے تو قریب قریب سب ہی جانتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ آپ باقاعدہ تعلیم یافتہ بھی نہیں ہیں۔

حامد: یہ بات قابل تسلیم نہیں ہو سکتی۔ اگر باقاعدہ تعلیم یافتہ نہ تھے تو یوں ہی اتنی ساری کتابیں عربی اردو میں لکھ ڈالیں۔

سعید: اس کا بھی مرزا قادیانی خود اقرار کر رہے ہیں۔ چنانچہ نصرۃ الحق جو حقیقتاً دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ہے۔ اس کے (ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۶۷) پر لکھتے ہیں" اور نہ میں کسی عالم فاضل سے باقاعدہ تعلیم یافتہ اور سند یافتہ تھا۔ تا مجھے اپنے سرمایہ علمی پر ہی بھروسہ ہوتا۔"

حامد: یہ بھی ایک عجیب معاملہ ہے کہ باقاعدہ تعلیم یافتہ بھی نہ ہونا اپنے کو مان رہے ہیں اور پھر خدا کے کلام کی توجیہات وتاویلات کے میدان میں بھی گام فرسا ہیں۔

سعید: یہی تو وجہ ہے کہ آپ کو خیریت سے قرآن کریم کے معنی میں ہر جگہ اپنے مراق سے [illegible] لبنا پڑتا ہے۔ چنانچہ "یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة" کے ماتحت ملاحظہ کیجئے۔ [illegible] بحث فرمائی ہے کہ سننے والا ایک دفعہ تو پیٹ بھر کے ہنسنے پر مجبور ہو گا۔

حامد: کیا اس کے معنی بھی بدلے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سعید: ملاحظہ کیجئے (تریاق القلوب ص ۱۵۶، ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۷۹) پر کتنی عاقلانہ تقریر کی ہے۔ لکھتے ہیں۔ "اب یاد رہے کہ بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیش گوئی کے مطابق بھی ہوئی۔ یعنی میں توام (جوڑلا) پیدا ہوا تھا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ: "یادم اسکن انت وزوجك الجنة" جو آج سے بیس برس پہلے (براہین احمدیہ ص ۴۹۶) میں درج ہے۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے اس میں یہ ایک لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی جو میرے ساتھ پیدا ہوئی اس کا نام جنت تھا اور یہ لڑکی صرف سات ماہ تک زندہ رہ کر فوت ہو گئی تھی۔ (لکھتے لکھتے آگے کہتے ہیں) منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ ساتھ پیدا ہوئی تھی۔ جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔"

حامد: ہنس کر! مرزا قادیانی کو کیا ہو گیا۔ جہاں دیکھو وہ بات کہتے ہیں۔ جس کو ایک فہیم ہذیان سے زیادہ سمجھ ہی نہ سکے۔

سعید: یہ آپ کو اختیار ہے۔ کچھ سمجھے ہم تو مرزا قادیانی کے مضامین آپ کو سنا دیتے ہیں۔

حامد: اس کو دروغ بافی اور کذب بیانی نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے۔

سعید: یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے عقیدہ میں جھوٹ بولنے والا مرتد ہے۔

حامد: یہ بھی کہیں لکھا ہے۔

سعید: جی ہاں! تحفہ گولڑیہ کے حاشیہ میں ہے۔ (ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶) پر ملاحظہ ہو۔ "جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔"

حامد: مرتد کا تو نکاح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

سعید: جی ہاں۔

حامد: تو اس حساب سے جو ذرا جھوٹ بولے فوراً مرتد ہو گا اور اس کی بیوی نکاح سے خارج۔

سعید: جی ہاں! مرزا قادیانی کے اصول کے لحاظ سے تو ایسا ہی ہے۔

حامد: خیر صاحب یہ قصہ تو چھوڑیئے۔ اب ذرا مجھے "یعیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ ومطهرك من الذین کفروا" کی مفصل بحث سنا دیجئے۔ یہ مرزائیوں کی مایۂ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تاز بحث ہے اور ازالہ اوہام سے ایک مرزائی نے مجھے یہ بحث سنائی تھی۔ جس سے میں کچھ شک میں پڑ گیا۔ (ازالہ اوہام ص۹۲۲، خزائن ج۳ ص۶۰۶ حاشیہ متعلقہ ص۸۹۲) میں اس طرح لکھا ہے۔ یہ آیت پوری یہ ہے۔ ”یعیسیٰ انی متوفیك ورافعك الیّ ومطهرك من الذین كفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا الیٰ یوم القیامه“ اس آیت میں خداتعالیٰ نے ترتیب وار اپنے تئیں فاعل ٹھہرا کر چار فعل اپنے یکے بعد دیگرے بیان کئے ہیں۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور کفاروں کے الزاموں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں اور ظاہر ہے کہ یہ ہر چہار فقرے ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں۔ کیونکہ اس میں شک نہیں کہ جو شخص خدائے تعالیٰ کی طرف بلایا جائے اور ”ارجعی الیٰ ربك“ کی خبر اس کو پہنچ جائے۔ پہلے اس کا وفات پانا ضروری ہے۔ پھر بموجب آیہ کریمہ ”ارجعی الیٰ ربك“ اور حدیث صحیح کے اس کا خداتعالیٰ کی طرف رفع ہوتا ہے اور وفات کے بعد مؤمن کی روح کا خداتعالیٰ کی طرف رفع لازمی ہے۔ جس پر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ ناطق ہیں۔ (پھر ص۹۲۴ تک لکھتے لکھتے کہتے ہیں) سو یہ چار فقرے آیت موصوفہ بالا میں ترتیب طبعی سے واقعہ ہیں اور یہی قرآن کریم کی شان بلاغت سے مناسب حال ہے۔ کیونکہ امور قابل بیان کا ترتیب طبعی سے بیان کرنا التزام تمام قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ سورہ فاتحہ میں ہی دیکھو کہ کیونکر رب العالمین کا ذکر کیا۔ پھر رحمٰن پھر رحیم پھر مالک یوم الدین (آگے کہتے ہیں) غرض موافق عام طریق کامل البلاغت قرآن کریم کی آیت موصوفہ میں ہر چہار فقرہ ترتیب طبعی سے بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن حال کے متعصب ملاجن کو یہودیوں کے طرز پر ”یحرفون الكلم من مواضعه“ کی عادت ہے اور جو مسیح ابن مریم کی حیات ثابت کرنے کے لئے بے طرح ہاتھ پیر مار رہے ہیں اور کلام الٰہی کی تحریف وتبدیل پر کمر باندھ لی ہے وہ نہایت تکلف سے خداتعالیٰ کے ان چار ترتیب وار فقروں میں سے دو فقروں کی ترتیب طبعی سے منکر ہو بیٹھے یعنی کہتے ہیں کہ اگرچہ فقرہ ”مطهرك من الذین كفروا“ اور فقرہ ”وجاعل الذین اتبعوا“ بترتیب طبعی واقع ہیں۔ لیکن فقرہ ”انی متوفیك“ اور فقرہ ”ورافعك الیّ“ ترتیب طبعی پر واقع نہیں۔ بلکہ دراصل فقرہ ”انی متوفیك“ مؤخر اور فقرہ ”رافعك الیّ“ مقدم ہے۔“ افسوس اس کا کیا جواب ہے؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

سعید: اس کے متعلق اوّل تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا قادیانی اندھادھند جودعویٰ کر گئے کہ امور قابل بیان کا ترتیب طبعی سے بیان کرنا التزام تمام قرآن کریم میں پایا جاتا ہے۔ یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے یا اس کی دلیل بھی ہے۔ بزرگوار کی قرآن دانی کا تو یہ حال ہے کہ آیات قرآنیہ تک صحیح نہیں لکھ سکتے اور دعویٰ اتنا زبردست کر گئے اور سورہ فاتحہ کی مثال دے کر سب کی آنکھوں میں دھول ڈال کر نکل گئے۔ جان عزیز اوّل تو یہ اصول ہی سرے سے غلط ہے کہ تمام قرآن کریم میں ترتیب طبعی کا لحاظ لازمی رکھا گیا ہے اور اگر اسکو صحیح مانتے ہو تو قرآن کریم معاذ اللہ غلط ٹھہرتا ہے۔ مثال کے لئے چند آیات پیش کرتا ہوں۔ بتایئے اس میں ترتیب طبعی کہاں ہے۔

اوّل...... نماز میں ترتیب طبعی یہ ہے کہ اوّل رکوع ہو پھر سجود۔ اگر قرآن کریم میں ہے "یمریم اقنتی لربك واسجدی وارکعی مع الراکعین "جس کے صاف معنی ہیں۔ اے مریم اپنے رب کے حضور ادب سے کھڑی ہو اور اس کے لئے سجدہ کر اور رکوع والوں کے ساتھ رکوع کر۔

دوم...... "واوحینا الیٰ ابراھیم واسماعیل واسحق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھارون وسلیمان وآتینا داؤد زبورا "
کیا مرزا قادیانی اور ان کے متبعین یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اس آیت میں وحی اور نبی میں ترتیب طبعی ہے۔ یعنی پہلے حضرت ابراہیم پر وحی ہوئی اور وہ نبی ہوئے۔ پھر اسماعیل علیہ السلام پر پھر اسحٰق علیہ السلام پر پھر یعقوب علیہ السلام پر پھر ان کی اولاد پر۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام پر پھر ایوب علیہ السلام پر پھر یونس علیہ السلام پر پھر ہارون علیہ السلام پر، پھر سلیمان علیہ السلام پر، پھر داؤد علیہ السلام۔ اس آیت میں داؤد علیہ السلام صاحب زبور سب کے بعد ہیں۔ حالانکہ توریت وانجیل سے پہلے زبور داؤد علیہ السلام کو ملی۔

سوم...... "کذبت قبلھم قوم نوح وعاد وفرعون ذوالاوتاد وثمود وقوم لوط واصحاب الایکه "اس میں ترتیب طبعی نہیں۔ اس لئے کہ پہلے قوم نوح ہوئی۔ اس کے بعد عاد وثمود۔ اس کے بعد اصحاب ایکہ۔ پھر قوم لوط پھر فرعون ذوالاوتاد اور ترتیب قرآنی سے نوح پھر عاد پھر فرعون۔ پھر ثمود۔ پھر قوم لوط۔ پھر اصحاب ایکہ ہیں۔ بتایئے ترتیب طبعی کہاں رہی۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چہارم...... "ولقد خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما فی ستة ایسام "اس میں بھی ترتیب نہیں۔اس لئے کہ زمین کی تخلیق آسمان سے پہلے ہوئی ہے۔جیسا دوسری جگہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔"خلق الارض فی یومین ثم استوی الیٰ السماء وھی دخان فقال لھا" بحمدہ آیات مذکورہ کی مثالوں سے ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ قرآن کریم میں جہاں امور قابل بیان ہوں وہاں ترتیب طبعی کا التزام تمام قرآن میں ہے۔غلط اور محض لغو ہے۔علاوہ اس کے بہت سی مثالیں قرآن کریم میں ہیں۔ مگر مختصر میں اختصار کا بھی لحاظ کرنا پڑتا ہے۔بدیں وجہ اسی پر اکتفاء کی گئی۔اب مرزا قادیانی کی شیریں کلامی ملاحظہ ہو کہ غصہ میں آ کر نہ صرف موجودہ علماء کو کوس گئے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سید المفسرین اور صاحب اتقان اور ضحاک تابعی علامہ فتح القدیر، صاحب جلالین، صاحب مجمع البحار، صاحب تنویر، صاحب درمنثور، صاحب مدارک، صاحب تفسیر کبیر علامہ فخر الدین رازی، صاحب خازن، صاحب مشکوٰۃ سب کو اپنے مطلب کے خلاف دیکھ کر صاف کہہ گئے کہ حال کے متعصب ملا جن کو یہودیوں کی طرز پر"یحرفون الکلم عن مواضعه "کی عادت ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے مرزا قادیانی کے مرض مراق نے انہیں یہ راہ نمائی کی کہ جو میں کہوں وہ صحیح، باقی جو میرے مخالف ہو وہ یہودی اور قرآن میں تحریف کرنے والا۔عام اس سے کہ وہ صحابی جلیل القدر ہو یا تابعی یا مسلمہ علماء۔

حامد: آپ تو یہ کہے جارہے ہیں۔مگر ذرا بتائیے تو جن لوگوں کے آپ نے نام لئے ہیں انہوں نے کہیں کہا بھی ہے۔

سعید: نام بنام ترتیب وار سب کی تحقیق آپ کو سناتا ہوں۔ملاحظہ کیجئے۔بہتر یہ ہے کہ اوّل آپ سید المفسرین ابن عباسؓ کا عقیدہ سن لیں۔پھر تمام مفسرین مذکورہ ومحدثین کے اقوال عرض کروں گا۔علامہ محمد بن سعد محدث اپنے طبقات کبریٰ میں حضرت ابن عباسؓ کا عقیدہ نقل فرماتے ہیں۔"اخبرنا ھشام بن محمد بن السائب عن ابیه عن ابی صالح عن ابن عباس قال کان بین موسیٰ بن عمران وعیسیٰ بن مریم الف سنة وتسعة مائة سنة فلم تکن بینھما فترة وان عیسیٰ علیه السلام حین رفع کان ابن اثنین ثلاثین سنة وستة اشھر وکانت نبوة ثلاثون شھرا وان اللّٰه

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رفعه بجسده وانه حی لآن وسیرجع الیٰ الدنیا فیکون فیها ملکا ثم یموت کما یموت الناس "یعنی ہشام بن محمد بن سائب اپنے باپ صالح سے راوی ہیں کہ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا کہ حضرت موسیٰ بن عمران اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان ایک ہزار نوسو برس اور چھ ماہ کا کوئی خالی زمانہ نبوت سے نہیں رہا اور بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے اور اس وقت ان کی عمر ۳۲ برس کی تھی اور ان کی نبوت کا زمانہ تیس مہینہ کا تھا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معہ جسم وروح کے اٹھالیا اور بے شک وہ عنقریب واپس آنے والے ہیں دنیا میں اور بادشاہ ہوں گے پھر عام طریق سے انتقال فرمائیں گے۔ (کبریٰ ج ۱ ص ۲۶، مطبوعہ مطبع لندن، جرمنی) اس حدیث سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے۔

اوّل...... یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع مع الجسد والروح ہوا۔ نہ بموجب دعویٰ مرزا قادیانی محض رفع روح۔

دوم...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع مع الجسد والروح ۳۲ سال کی عمر میں ہوا۔ اس سے حکایت کشمیر جو مرزا قادیانی کی ایجاد کردہ ہے باطل ہوتی ہے۔

حامد: کیا کشمیر کے متعلق مرزا قادیانی نے کچھ لکھا ہے۔

سعید: جی ہاں! (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۰۰، خزائن ج۲۱ ص۲۶۲ حاشیہ) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ "ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا زندہ آسمان پر جانا محض گپ ہے۔ بلکہ وہ صلیب سے بچ کر پوشیدہ طور پر ایران اور افغانستان کا سیر کرتے ہوئے کشمیر میں پہنچے اور ایک لمبی عمر وہاں بسر کی۔ آخر فوت ہو کر سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور اب تک آپ کی وہیں قبر ہے۔" یزار ویتبرك به!

حامد: کیا کہیں مرزا قادیانی نے ملک شام میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مانی ہے؟

سعید: جی ہاں! مانی تھی مگر اس سے چونکہ کچھ مطلب براری میں نقص آتا تھا۔ لہٰذا پھر انکار کر دیا۔ چنانچہ (ست بچن ص۱۶۴ حاشیہ، خزائن ج۱۰ ص۳۰۷) پر لکھتے ہیں۔ "ہاں ہم نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے۔ مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے کہ واقعی قبر وہی ہے۔ جو کشمیر میں ہے اور ملک شام کی قبر زندہ درگور کا نمونہ تھا۔ جس سے وہ نکل آئے۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حامد: سچ ہے بقول مرزا قادیانی جھوٹے آدمی کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵) اور بالکل حق ہے کہ: ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۵۶ حاشیہ)

سعید: آپ نے بیچ میں غیر متعلق سوال کر کے ہماری بحث کو نا تمام کر دیا۔ اچھا خیر سنئے۔ حضرت ابن عباسؓ کے فرمان سے دو دعوے تو ہم ثابت کر چکے۔

سوم...... یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ ہیں۔ اس لئے کہ ''وانه حی'' بتا رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں۔ بلکہ زندہ اٹھائے گئے۔ جس سے مرزا قادیانی کا دعویٰ وفات مسیح باطل ٹھہرتا ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابن عباسؓ خود فرما چکے ہیں کہ مسیح بجسد عنصری مع الروح اٹھائے گئے ہیں۔

چہارم...... یہ کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام جو آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ ''فسیرجع الیٰ الدنیا'' بہت جلدی اصالتاً واپس تشریف لائیں گے اور مثیل مسیح کا دعویٰ باطل و بحث لاطائل ہے۔

پنجم...... یہ کہ حضرت مسیح موعود اصالتاً تشریف لا کر حاکم عادل بن کر مجوزہ قانون سرور عالم ﷺ ''ویضع الجزیة ویقتل الخنزیر ویکسر الصلیب'' کو جاری کریں گے۔

ششم...... یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تا نزول آسمان پر زندہ ہیں۔ اس لئے حضرت ابن عباسؓ فرما چکے ہیں۔ ''ثم یموت کما یموت الناس''

حامد: حضرت ابن عباسؓ کے متعلق محدثین کی کیا تحقیق ہے۔

سعید: آپ جلیل القدر صحابی ہونے کے علاوہ حضور ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں اور حضور ﷺ نے آپ کے لئے قرآن فہمی کی دعاء بھی کی ہے۔

حامد: مگر بعض مفسرین حضرت ابن عباسؓ سے ہی متوفیک پر ممیتک ترجمہ لکھتے ہیں۔ یہ کہاں تک صحیح ہے؟

سعید: ہاں لکھ رہے ہیں وہ بھی صحیح ہے۔ اس لئے کہ ممیتک فاعل ہے۔ جس کا معنی ہیں۔ (مارنے والا ہوں میں تجھ کو) اس کا صاف مطلب ہے کہ اسم فاعل سے جب اظہار کیا گیا تو اوّل اللہ تعالیٰ آئندہ کے واقعہ کی خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ ہم تمہیں اوّل مع روح وجسد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اٹھانے والے ہیں۔ پھر مارنے والے ہیں۔ پھر قیامت تک تمہیں تمہارے منکروں پر غالب کرنے والے ہیں۔ اسی وجہ سے مرزا قادیانی نے تقدیم وتاخیر کا انکار کر کے نہ صرف مفسرین کو یہودی بنایا۔ بلکہ حضورﷺ کے چچازاد بھائی حضرت ابن عباسؓ پر بھی خفا ہو گئے کہ کم از کم یہی سوچتے کہ میں نے وفات مسیح کو اپنی صداقت کا معیار بنا رکھا ہے۔ اگر تمہارا قول میں مان لوں گا تو جھوٹا نہ ہو جاؤں گا۔ اس لئے تم کو بھی یہودی اور محرف علماء کی فہرست میں شمار کرتا ہوں۔'

حامد: کیا کہیں یہ بھی مرزا قادیانی لکھ گئے ہیں کہ وفات مسیح ان کا معیار صداقت ہے۔

سعید: جی ہاں! (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۶ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۲۶۴) پر لکھتے ہیں۔ ''یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق وکذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ درحقیقت قرآن کی رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔''

حامد: یہ معیار مرزا قادیانی نے کسی حدیث کے ماتحت لیا۔ کیا کسی حدیث میں یہ ہے کہ جب عیسیٰ مر جائیں گے تو دوسرا مسیح ابن چراغ بی بی یا مسیح ابن فلاں قادیان یا پنجاب میں پیدا ہوگا۔ جس کے اوپر کے دھڑ میں مراق اور نیچے کے دھڑ میں کثرت بول کی دو بیماریاں ہوں گی۔

سعید: ہنس کر! شاید کسی حدیث میں مرزا قادیانی نے دیکھا ہوگا۔ سوال آپ کا معقول ہے۔ مرزا قادیانی کو حیات وممات پر اسی وقت بحث کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ جب ایسی کوئی حدیث یا آیت قرآنی انہیں مل جائے۔ ورنہ یہی جواب کافی ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے تو بتاؤ تمہیں کیا۔ اچھا مر گئے ان کے مر جانے کے ثبوت کے بعد تمہارا مسیح موعود یا مثیل مسیح ہونا کیسے ثابت ہے اور لطف یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رفع روح مع الجسد کا عقلاً نقلاً انکار اور نہایت شدومد سے اصرار ہے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام کو اسی صورت میں زندہ ماننا اپنا مذہب بتایا جاتا ہے۔

حامد: اچھا یہ کہاں لکھا ہے۔

سعید: (نورالحق ص۵۰، خزائن ج۸ ص۶۸) پر لکھتے ہیں۔ ''ان عیسیٰ الا نبی اللہ کالانبیاء آخرین وان ہو الا خادم شریعت النبی المعصوم الذی حرم اللہ علیہ المراضع حتیٰ اقبل علیٰ ثدی امہ وکلمہ اللہ علی طورسینین وجعلہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

من المحبوبين هذا هو موسىٰ فتى الله الذى اشار اليه فى كتابه الىٰ حياته وفرض علينا ان نؤمن بانه حى فى السماء ولم يمت وليس من الميتين ''اس کا ترجمہ بین السطور میں خود مرزا قادیانی کرتے ہیں۔ ''عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے۔ جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں۔ یہاں تک کہ اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا اور اس کا خدا کوہ سینا میں اس سے ہم کلام ہوا اور اس کو پیارا بنایا یہ وہی موسیٰ مرد خدا ہے۔ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا کہ ہم اس بات پر ایمان لائیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں۔'' اور (نور الحق ص ۵۰) پر فائدہ میں لکھتے ہیں۔ ''کلم الله موسىٰ على جبل وكلم شيطان عيسىٰ علىٰ جبل فانظر الفرق بينهما انكنت من الناظرين ''(ترجمہ خود ہی لکھتے ہیں) ''خدا ایک پہاڑ پر موسیٰ سے ہم کلام ہوا اور ایک پہاڑ پر شیطان عیسیٰ سے ہم کلام ہوا۔ سو اس دونوں قسم کے مکالمہ میں غور کر اگر غور کرنے کا مادہ ہے۔''

حامد: میں نے غور کر لیا اور سمجھ لیا۔

سعید: وہ کیا؟

حامد: یعنی عیسیٰ علیہ السلام مرزا قادیانی کے عقیدہ میں وہ ہیں جن سے شیطان ہم کلام ہوا اور مرزا قادیانی خود ان کے مثیل ہو کر مسیح موعود بنے تو وہاں صرف پہاڑ پر شیطان ایک بار ہم کلام ہوا ہوگا۔ مگر مثیل کی تو رفاقت اسے ایسی ضروری ہوگی کہ ہر وقت ہم کلام ہی ہوتا رہتا ہوگا۔ جب ہی تو آپ کے الہامات میں سے ''کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔'' (البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۱) ایک الہام ہے۔

سعید: وہی ایک الہام کیا ہے۔ بحث دور جا پڑتی ہے۔ خیر لیجئے! حسب موقعہ ہم آپ کو مرزا قادیانی کے خاص الہامات بھی سناتے چلیں۔ جو اس سے پہلے آپ نے نہ سنے ہوں گے۔

حامد: الہامات کا شان نزول ضرور سنایئے۔

سعید: مضمون بڑھ جائے گا۔ مگر خیر لیجئے۔ (نزول مسیح ص ۱۳۴، خزائن ج ۱۸ ص ۵۱۲) شان نزول، براہین احمدیہ چھپ رہی تھی اور روپیہ نہیں تھا۔ چھاپنے والے کا تقاضا تھا تب دعاء کی گئی اور یہ الہام ہوا۔ ''دس دن کے بعد موج دکھاتا ہوں۔'' ساتھ اس کے یہ بھی الہام ہوا۔ الہام نمبر ۱۶ ''ون ول یو گوٹو امرتسر۔'' پھر (ص ۱۳۵، خزائن ج ۱۸ ص ۵۱۳، ۵۱۷) پر الہام ہے۔ ''آئی ایم

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کورلر۔" پھر (ص ۱۳۸، نمبر ۱۹) "آ ئی شیل ہیلپ یو۔ آ ئی کین وینٹ آئی ول ڈو۔ وی کین ویٹ، وی ول ڈو۔"

حامد: سبحان اللہ! سبحان اللہ!! کیوں نہ ہو۔ آ کر جس سے پہاڑ پر شیطان ہم کلام ہوا تھا اسی کے تو آپ مثیل ہیں۔ اچھا صاحب اب وہ بحث سنا دیجئے اور رخصت دیجئے۔

سعید: (تفسیر در منثور ج ۲ص ۳۶) پر ایک حدیث ہے وہ ملاحظہ کیجئے۔ "اخرج ابن عساكر اسحق بن بشير عن ابن عباس فى قوله تعالىٰ يعيسىٰ انى متوفيك ورافعك الىّ قال رافعك الىّ ثم متوفيك فى آخر الزمان "یعنی اے عیسیٰ پہلے ہم تمہیں اپنی طرف اٹھائیں گے اور پھر زمانہ آخر میں فوت کریں گے۔ تفسیر معالم التنزیل جلد اوّل میں حضرت ضحاک تابعیؓ سے ہے۔ "قال الضحاك وجماعة ان فى هذه الآية تقديما وتاخيرا "یعنی اس آیت میں تقدیم تاخیر ہے۔ حاشیہ تفسیر جلالین میں ہے۔ "وفى البخارى قال ابن عباس انى متوفيك مميتك بعد انزالك من السماء فى آخر الزمان " یعنی اے عیسیٰ ہم تمہیں مارنے والے ہیں۔ بعد نزول کے آسمان سے زمانہ آخر میں۔ مجمع البحار جلد سوم میں ہے۔ "متوفيك ورافعك الىّ علىٰ التقديم اولتاخير "یعنی متوفیک ورافعک مقدم مؤخر ہے۔ تفسیر مدارک جلد اوّل میں ہے۔ "اى مميتك فى وقتك بعد النزول من السماء "یعنی تمہیں ہم مارنے والے ہیں۔ آسمان سے نزول کے بعد۔ تفسیر کبیر میں علامہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔ "لا تقتضى بالترتيب فلم يبق الا ان يقول فيها تقديم وتاخير والمعنى انى رافعك الىّ ومطهرك من الذين كفروا ومتوفيك بعد انزال اياك فى الدنيا "یعنی ترتیب الفاظ کی آیت مقتضی نہیں۔ بلکہ تقدیم وتاخیر لازمی ہے اور آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ میں تجھ کو اے عیسیٰ اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں کفار سے اور پھر تجھ کو دنیا میں اتار کر فوت کرنے والا ہوں۔ تفسیر خازن جلد اوّل میں ہے۔ "ان فى الآية تقديما وتاخير اتقد بره انى رافعك الىّ ومطهرك من الذين كفروا ومتوفيك بعد انزالك الىٰ الارض "جس کے معنی سابقہ معنی کے مطابق ہیں۔ علاوہ اس کے بہت سے دلائل ہیں۔ اس مختصر میں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ انشاء اللہ آئندہ ملاقات میں اس کے متعلق اور ایک مختصر بحث آپ کو سناؤں گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حامد: آپ نے اس سے قبل وعدہ کیا تھا کہ باپ بیٹوں کا اختلاف دکھائیں گے۔ وہ تو رہ گیا اور ملاقات کا وقت پورا ہو گیا۔

سعید: آپ نے آتے ہی گفتگو ہی ایسی چھیڑ دی۔ اچھا خیر۔

حامد: وقت تو بہت گذر گیا لیکن یہ ایک رسالہ مجھے ملا ہے۔ جس کا نام (احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے) لکھا ہے۔ یہ محمد یامین تاجر کتب قادیان کی طرف سے شائع ہوا ہے اور کانشی رام سٹیم پریس لاہور میں طبع کیا گیا ہے۔ اس کے اندر ماہ دسمبر ۱۹۰۶ء کی کوئی تقریر ہے جو مرزا قادیانی آنجہانی نے کی تھی۔ اس میں یہ عبارت عجیب ہے جو اس رسالہ کے ص ۵ پر مرزا قادیانی تقریر میں کہتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ بہت غلطیوں کو دور کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت توحید صرف زبان پر رہ گئی۔ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔" تو اس میں سوال طلب امر یہ ہے کہ سچا موحد سوائے مرزا قادیانی کوئی نہیں رہا۔ یا وہ بھی اسی کلیہ میں داخل ہیں کہ سچا موحد کوئی نظر نہیں آتا۔

سعید: بات تو صاف ہے جو توحید مرزا قادیانی پھیلانا چاہتے تھے اس کا موجد سوائے ان کے اس وقت تک کوئی نہ ہوگا۔ اب تو ان کے متوسلین میں بہت سے ہیں۔

حامد: میں ذرا وضاحت سے سمجھنا چاہتا ہوں۔ مرزا قادیانی کی توحید کیا کوئی مخصوص توحید تھی۔

سعید: جی ہاں! ان کی توحید میں آپ کو بتاتا ہوں۔ جو ان کے الہامات سے صاف ظاہر ہو رہی ہے۔ اس نقشہ سے ملاحظہ کر لیجئے۔

مرزا قادیانی کا الہام اور توحید	مسلمان کا ایمان
(۱) "یحمدك الله من عرشه" خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۲۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۱)	"الحمدلله رب العالمین" تمام تعریفیں اور حمد اللہ کے لئے ہے جو پروردگار ہے عالم کا۔
(۲) "انت من مائنا" تو میرے پانی (نطفہ) سے ہے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)	"قل هو الله احد ۰ الله الصمد ۰ لم یلد ولم یولد ۰ ولم یکن له کفواً احد"
(۳) "انت منی بمنزلة اولادی" تو مجھ سے ایسا ہے جیسے میری اولاد۔ (دافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)	"قالت الیهود عزیر ابن الله وقالت النصاریٰ المسیح ابن الله"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۴) "انت منی بمنزلة ولدی" تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)	"لم یلد ولم یولد" نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔
(۵) "انت منی وانا منك" تو مجھ سے ہے میں تجھ سے۔ (حقیقت الوحی ص ۷۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)	"لیس کمثله شئ وهو سمیع البصیر" اس کی ذات پاک کی مثل کوئی نہیں۔
(۶) قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (براہین احمدیہ ص ۵۲۲، حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)	"انا انزلناه قرانا عربیا لعلکم تفلحون" اللہ فرماتا ہے ہم نے اس قرآن عربی کو نازل فرمایا تا کہ تم فلاح حاصل کرو، نہ کہ مرزا قادیانی کے منہ کی بات ہے۔
(۷) "یا احمدی انت مرادی" اے میرے احمد تو میری مراد ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۸۲)	"ربنا لا تزغ قلوبنا بعد انهدیتنا وهب لنا من لدنك رحمه انك انت الوهاب" الٰہی ہمارے دلوں کو سخت نہ کر بعد ہدایت دیئے کے اور بخش دے اپنی طرف سے ہمیں رحمت۔ تو ہی زبردست بخشنے والا مرادیں دینے والا ہے۔
(۸) "لولاك لما خلقت الافلاك" اگر مرزا میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو نہ پیدا کرتا۔ (حقیقت الوحی ص ۹۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)	یہ شان سرور عالم ﷺ میں متعدد طرق سے احادیث میں حاکم بافادۂ تصحیح عبداللہ بن عباسؓ سے راوی ہیں۔ "اوحی اللہ تعالیٰ الیٰ عیسیٰ ان آمن بمحمد وعرض ادرکه من امتك ان یومنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار ولقد خلقت العرش علی الماء فاضطرب فکتب علیه لا اله الا الله محمد رسول الله فسکن" اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی اے عیسیٰ ایمان لا محمد ﷺ پر اور تیری امت سے جو لوگ اس کا زمانہ پائیں انہیں حکم کر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

	کہ اس پر ایمان لائیں کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے میں آدم کو نہ پیدا کرتا۔ نہ جنت و دوزخ بناتا۔ جب میں نے عرش کو پانی پر بنایا اسے جنبش تھی میں نے اس پر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" لکھ دیا ٹھہر گیا۔ امام قسطلانی مواہب لدنیہ اور منح محمدیہ میں رسالہ میلاد اور امام علامہ ابن طغر بک سے ناقل ہیں کہ روایت ہے آدم علیہ السلام نے عرض کی الٰہی تو نے میری کنیت ابو محمد کس لئے رکھی۔ حکم ہوا اے آدم اپنا سر اٹھا۔ آدم علیہ السلام نے سر اٹھایا۔ سر پردۂ عرش میں محمد ﷺ کا نور نظر آیا۔ عرض کی الٰہی یہ نور کیسا ہے۔ فرمایا "ھذا نور نبی من ذریتك اسمه فی السماء احمد وفی الارض محمد لولاہ ماخلقتك ولا خلقت سماء ولا ارضا" یہ نور پاک ایک نبی کا ہے۔ تیری ذریت یعنی اولاد سے اس کا نام آسمان میں احمد اور زمین میں محمد۔ اگر وہ نہ ہوتا میں تجھے نہ بناتا نہ آسمان و زمین کو پیدا کرتا اور اس قسم کی بہت سی حدیثیں ہیں جو بخوف طوالت نہیں لکھی گئیں۔
(۹) "انما امرك اذا اردت ان یقول له کن فیکون" تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔ (حقیقتہ الوحی ص ۱۰۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸)	حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ "عرفت ربی بفسخ العزائم" میں نے اپنے رب کو اپنے ارادوں کے پورا نہ ہونے سے پہچانا۔ قرآن پاک میں ہے۔ "وما من دابة فی الارض الا ھو آخذ بنا صیتھا" زمین پر کوئی چلنے والا نہیں۔ (عام اس سے کہ مرزا قادیانی ہوں یا چغتائی جی) مگر ہمارے ہاتھ میں اس کی چوٹی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(۱۰)میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا وہی ہوں۔ پھر میں نے نیا نظام بنایا۔ پہلے آسمان بنائے، پھر زمین بنائی، پھر انسانوں کو بنایا۔ ملخص از (کتاب البریہ ص۸۵تا۸۷،خزائن ج۱۳ص۱۰۳)	"ذالکم اللّٰہ ربکم خالق کل شئ لا الٰہ الا ھو فانیٰ توفکون "وہی ہے اللہ تمہارا رب ہر چیز کا بنانے والا۔ اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ پھر تم کہاں اوندھے جاتے ہو۔ "اللّٰہ خالق کل شئ وھو علیٰ کل شئ وکیل "اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر چیز کا مختار۔"الٰھکم الٰہ واحد "تمہارا معبود ایک ہے۔

حامد: وہمن وہمن کرشن ثانی اور مرزا قادیانی ماشاءاللہ خوب توحید کی کہانی بکھانی۔ سنا ہے کہ آپ شیریں زبان بھی بہت زیادہ تھے۔

سعید: جی ہاں! شیریں زبانی میں تو آپ بے مثل تھے۔ چنانچہ ملاحظہ کیجئے (آئینہ کمالات اسلام ص۶۰۴،خزائن ج۵ص۶۰۴) پر آخر کتاب میں فرماتے ہیں۔"اب اگر وہ گروہ اس کھلے کھلے فیصلہ کو منظور نہ کریں اور بھاگ جائیں اور خطا کا اقرار بھی نہ کریں تو یقیناً سمجھو کہ ان کے لئے خداتعالیٰ کی عدالت سے مندرجہ ذیل انعام ہے۔

۱......	لعنت۔	۲......	لعنت۔	۳......	لعنت۔
۴......	لعنت۔	۵......	لعنت۔	۶......	لعنت۔
۷......	لعنت۔	۸......	لعنت۔	۹......	لعنت۔
۱۰......	لعنت۔				

تلک عشرۃ کاملۃ

۳۰/مارچ ۱۸۹۲ء المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

اور (نورالحق ص۱۱۸تا۱۲۲،خزائن ج۸ص۱۵۸،۱۶۲) کے آخیر تک ایک ہزار لعنت گناتے ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰،خزائن ج۱۴ص۵۳) پر فرماتے ہیں۔"میرے مخالف جنگلوں کے سؤر ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے زیادہ ذلیل ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۷،خزائن ج۵ص۵۴۷) پر فرماتے ہیں۔"سب مسلمانوں نے مجھے مان لیا۔ مگر بدکار اور زانیہ عورتوں کی اولاد نے نہیں مانا۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

(انوار الاسلام ص۳۰، خزائن ج۹ ص۳۱) پر فرماتے ہیں۔ "جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ حرامزادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔"

(انجام آتھم ص۲۱، خزائن ج۱۱ ص۲۱) پر علماء حقہ کو کہتے ہیں۔ "اے بدذات فرقہ مولویان۔"

(انجام آتھم ص۲۸۲، خزائن ج۱۱ ص۲۸۲) پر مولوی سعد اللہ نو مسلم کو مخاطب کر کے کہتے ہیں۔ "من صادق نیستم اگر تو اے نسل بدکاران بذلت نمیری۔"

اور خلف الرشید مرزا بشیر محمود قادیانی فرماتے ہیں۔ (برکات خلافت ص۷۵) "حضرت مسیح موعود کا زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو لڑکی نہ دے۔" وغیرہ وغیرہ۔

حامد: باپ بیٹوں کا اختلاف والا قصہ تو رہ ہی گیا۔

سعید: یہ انشاء اللہ پھر دوسری ملاقات میں عرض کروں گا۔ والسلام!

فقیر! قادری ابوالحسنات خطیب مسجد وزیر خان لاہور۔

ایک زبردست امداد کا شکریہ

اراکین بزم جناب محترم بابو عبدالعزیز صاحب سسٹنٹ کاؤنٹنٹ سول ملٹری گزٹ کے تہ دل سے مشکور ہیں کہ انہوں نے مرزائی کتابوں کا کافی ذخیرہ عاریتہً ہمیں عطاء فرمایا اور امید ہے کہ عنقریب وہ بزم کو ہبہ بھی فرمادیں گے۔ جزاللہ عن خیر الجزاء۔

دعاء ہے کہ ایسے ہی ہر مسلمان کو خدا توفیق دے کہ وہ بزم کی امداد میں دامے درمے قدمے سخنے قلمے معاون رہیں۔

سیکرٹری بزم تنظیم متصل مسجد وزیر خان لاہور۔

گذارش ضروری

حامیان ملت اسلامیہ پر اطلاعاً واضح کیا جاتا ہے کہ عصر حاضر کی ہر قسم کی بدمذہبی کا سدباب کرنے کی غرض کو لے کر چند مخلص احناف نے بزم تنظیم کی بنیاد رکھی۔ جس نے حتی القدر اپنا تبلیغی سلسلہ شروع کردیا اور آج اس کا چودھواں نمبر چھپ کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکا ہے۔ مگر نہایت افسوس ان سنی حضرات پر ہے جو صاحب ثروت ہوتے ہوئے اپنا پیسہ لہو ولعب و اسراف بیجا میں اڑادیتے ہیں اور کسی تبلیغی کام میں ایک پائی خرچ کرنا ناگوار خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ حضرات ان اخراجات کا عشر بھی بزم کو دے دیں تو یقیناً یہ انجمن غیر مذاہب کے تبلیغی اداروں سے کسی حالت میں کم نہ ہو اور وہ تبلیغی خدمت انجام دے جو حقیقتاً ایک اسلامی بزم کا مطمع نظر ہونا چاہئے۔ سیکرٹری!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari